Rampur State Gazette.

رامپور اسٹیٹ گزٹ

بحکم اعلحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر (۵) مطبوعہ روز شنبہ تاریخ ۱۳ ذالحجہ سنہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۴ فروری سنہ ۱۹۳۹ء جلد ۵۱

احکام جلالت همایون اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

۱	منظوری تنظیم کلریکل اسٹاف دفاتر متعلقہ عالیمرتبت صاحب چیف جسٹس بہادر	۲ و ۳	تجویز بمقدمہ تاج محمد خاں وغیرہ	۵ و ۶
۲	ہدایت پابندی "قواعد نقل" بہ نقل نویساں	۳	″ ″ ٹھاکر داس وغیرہ	۷ تا ۸
۳	منظوری ریٹائرمنٹ منشی گوپی ناتھ ہیڈ اکاؤنٹنٹ	۴	″ ″ کنور بہادر وغیرہ	۸ و ۹

مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور

احکام اجلاس ہمایوں اعلیٰحضرت بندگانِ حضور پُرنور دام اقبالہم وملکہم

حکم — واقع ۲۹ر جنوری سنہ ۱۹۳۹ء

حسب تجویز فائنانس تنظیم کلریکل اسٹاف دفاتر متعلقہ عالی مرتبت صاحب چیف جسٹس بہادر بصراحت عرضداشت مرقومہ ۲۱ر اگست سنہ ۱۹۳۸ء منظور ہے۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

بعرض — میر ساند

جناب عالی

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ یکم اگست سنہ ۱۹۳۸ء میں عالی مرتبت صاحب چیف جسٹس بہادر کی تجویز بابت منظوری تنظیم کلریکل اسٹاف دفاتر متعلقہ تفصیل ذیل پیش ہوئی۔

نمبر شمار	نام صیغہ	عہدہ موجودہ	تعداد موجودہ	تنخواہ موجودہ	عہدہ مجوزہ	تعداد مجوزہ	تنخواہ مجوزہ	تعداد مجوزہ فائنانس	تنخواہ مجوزہ فائنانس
۱	ہائی کورٹ	سپرنٹنڈنٹ	۱	[illegible]	سپرنٹنڈنٹ	۱	[illegible]	۱	[illegible]
	〃	کلرک	۱	[illegible]	سینیئر کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]
	〃	کلرک	۱	[illegible]	کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]
	〃	کلرک	۱	[illegible]	کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]
		اسسٹنٹ کلرک	۱	[illegible]	کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]
		〃	۱	[illegible]	کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]
		〃	۱	[illegible]	کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]
		کلرک اسسٹنٹ	۲	[illegible]	اسسٹنٹ کلرک	۲	[illegible]	۲	[illegible]
		کلرک دفتر قاضی	۱	[illegible]	سینیئر کلرک	۱	[illegible]	کلرک	[illegible]
	میزان		۱۰	[illegible]		۱۰	[illegible]	۱۰	[illegible]
۲	سول جج	سینیئر کلرک	۱	[illegible]	سینیئر کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]
		کلرک	۱	[illegible]	کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]
		〃	۱	[illegible]	〃	۱	[illegible]	۱	[illegible]
		۰	۰	۰	〃	۱	[illegible]	۰	۰
		اسسٹنٹ کلرک	۱	[illegible]	اسسٹنٹ کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]
		〃	۱	[illegible]	اسسٹنٹ کلرک	۲	[illegible]	۲	[illegible]
		〃	۱	[illegible]	〃	۲	[illegible]	۳	[illegible]
		〃	۳	[illegible]	۰	۰	۰	۰	۰
	میزان		۹	[illegible]		۹	[illegible]	۹	[illegible]
۳	ایڈیشنل جج	کلرک	۱	[illegible]	کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]
		〃	۱	[illegible]	〃	۲	[illegible]	۱	[illegible]
		اسسٹنٹ کلرک	۳	[illegible]	اسسٹنٹ کلرک	۲	[illegible]	۳	[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مشاہرہ	تعداد مجوزہ	مشاہرہ مجوزہ	[illegible]	[illegible]
	[illegible] کلرک	کلرک	۱	صہ	[illegible]	۲	صہ	۱	صہ
	معززان		۷	[illegible]		۷	[illegible]	۷	[illegible]
	میزان کل		۳۷	[illegible]		۳۶	[illegible]	۳۶	[illegible]

مستقل — عارضی

شمار — [illegible]

کونسل نے تنظیم کلرکل اسٹاف مندرجہ بالا مجوزہ صیغہ فائنانس سے اتفاق کیا ہے۔ اس صورت میں تیس روپیہ ماہانہ کی بیشی ہوتی ہے۔ فی الحال بیشی کے مصارف بجٹ ہائے متعلقہ کی مدات مشاہرات سے ادا ہوں گے۔ ختم سال کے قریب وقت ضرورت بجٹ صیغہ فائنانس کی مد اضافہ و گریڈ ملازمان سے رقم منتقل کی جائے گی۔ بنا برآں ترقی خواہ ہے کہ پیشگاہ ہمایوں سے حکم منظوری تنظیم کلرکل اسٹاف حسب تجویز فائنانس شرف نفاذ پائے۔

زیادہ حد ادب۔ دولت و اقبال جاوید باد

عرضی

ترقی خواہ دستخط عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

معروضہ ۱۲ اگست ۱۹۳۸ء

روبکار

واقع ۹ جنوری ۱۹۳۹ء

(دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم)

آج ایک مقدمہ کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ نقل نویس تحصیل ملک نے تیاری نقل کا نوٹس حسب دفعہ (۲۵) قواعد نقل چسپاں نہیں کیا۔ حالانکہ تحت قواعد مذکور نوٹس بورڈ پر چسپاں اور نقل پر تاریخ نوٹس کا تحریر کرنا ضروری تھا۔ نقول میں ایسی فروگزاشت سے تعین میعاد اپیل میں دشواریاں پیش آتی ہیں۔ اور ایک نزاعی مسئلہ قانونی پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کے طے کرنے میں عدالتوں کا وقت ضائع ہوتا ہے مہتمم نقل کا فرض ہے کہ وہ اچھی طرح اطمینان کرے کہ نقول حسب قواعد جاری کی گئی ہیں۔

آیندہ کے لئے حکم دیا جاتا ہے کہ تیاری نقول کے سلسلہ میں قواعد نقل کی سختی سے پابندی کی جائے۔ ورنہ سخت تدارک کیا جائے گا۔

حکم ہوا کہ

سررشتۂ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل درج گزٹ کی جائے۔

حکم

مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء

منشی گوپی ناتھ ہیڈ اکاؤنٹنٹ مال کی رخصت
از ۲۴ اکتوبر لغایتہ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۹ء منظور ہو چکی ہے۔ انہوں نے
مزید رخصت رعایتی و رخصت علالت کی درخواست پیش
کرتے ہوئے یکم مئی ۱۹۲۰ء سے ریٹائرمنٹ کی استدعا کی۔
عالی مرتبت صاحب چیف میڈیکل آفیسر بہادر کی تحریر
سے ظاہر ہے کہ وہ اب ناقابلِ ملازمت ہیں۔ اس لئے ان کو
بلحاظ پنشن کسی قسم کی رخصت کا حق نہیں رہتا۔
لہٰذا ان کے ریٹائرمنٹ کے احکام بلا منظوری رخصت
مزید جاری کئے جائیں۔ عالی مرتبت صاحب چیف
منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔
بحکم
دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم

سررشتہ صدر سے حسب منشائے حکم ہمایوں احکام
ضابطہ جاری ہوں۔ اور درج گزٹ ہو۔
۳۰ جنوری ۱۹۲۰ء   دستخط عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

تجاویز
اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

تجویز: تاریخ ۲۹ر جنوری ۱۹۳۶ء

تاج محمد خاں سائل - مع مولوی ناصر الدین وکیل

بنام

ننھے خاں فریق ثانی - مع مولوی فقیہ الدین و سید نجابت الحق وکلاء

دادرسی

بنا راضی تجویز ہائی کورٹ دعوی بابت قبض و دخل آراضی۔

واقعات یہ ہیں کہ تاج محمد خاں مدعی نے ننھے خاں مدعا علیہ کے خلاف ایک نالش دخل یابی آراضی اس مضمون سے دائر کی کہ اراضی واقع محلہ گھیر شاہ محمد خاں مالیتی پچاس روپیہ قبرستان کی ہے۔ اور مدعی اس کا نگران ہے۔ اور آراضی متدعویہ پر قبضہ مدعی چلا آتا ہے۔ ۱۹۳۰ء سے اس آراضی میں بحکم سرکار مُردوں کا دفن کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ مدعا علیہ نے یکم دسمبر ۱۹۳۲ء سے اس آراضی پر اپنا قبضہ ناجائز کر لیا ہے۔ اور تعمیر مکان کر رہا ہے۔ اور کوٹھا رہا ہے۔ بانہدام تعمیر دلایا جاکر بو قبضہ آراضی متدعویہ پر دلایا جائے۔

مدعا علیہ نے جواب دہی کی ہے کہ شاہ محمد خاں جن کے نام سے گھیر مشہور ہے۔ سماۃ خورشید بیگم والدہ مدعا علیہ کے نانا تھے۔ جو کثیر تعداد جائداد نسلاً سے مالک تھے۔ بعد انتقال شاہ محمد خاں کے سماۃ خورشید بیگم وارثاً مالک و قابض جائداد کی ہوئیں۔ سماۃ خورشید بیگم نے ۱۱ر نومبر ۱۹۰۶ء کو مکان و آراضی گھیر ذریعہ بیع نامہ مدعا علیہ کے حق میں منتقل کر دیا تھا اور اس دستاویز کی رو سے مدعا علیہ مالک و قابض ہو گیا۔ گھیر کے قطعہ میں کچھ آراضی میں ایک دکان تعمیر کر لی ہے، جو اب تک مدعا علیہ کے قبضہ میں تھے۔ مکان میں سے ایک قطعہ مدعا علیہ نے اپنے برادر حقیقی ننھے خاں کے حق میں بیع کر دیا تھا، وہ قابض ہے۔ مدعا علیہ نے اپنا باقی ماندہ مکان، اور قطعہ آراضی گھیر ۲۲ر فروری ۱۹۲۲ء کو ضرورتاً بدست عبد الرحیم بیع کر دیا تھا۔ لیکن ۱۴ر اکتوبر ۱۹۲۲ء کو عبد الرحیم نے مکان و آراضی کا بیع نامہ بحق مدعا علیہ کر دیا۔ اور مدعا علیہ پھر قابض ہو گیا۔ اس آراضی کے کچھ قطعہ آراضی میں تعمیر نشست گاہ کی اجازت میونسپلٹی سے ۳ر مئی ۱۹۳۲ء کو حاصل کر کے تعمیر کی ہے۔

عدالت سول جج نے اس مقدمہ کی تحقیقات کی اور بعد تحقیقات دعوی مدعی برائے قبض و دخل آراضی

متنازعہ بنام مدعا علیہ ڈگری کیا۔ اپیل اول میں تجویز و ڈگری ابتدائی بحال رہی۔ اپیل دوئم نے عدالتین ماتحت کی تجاویز کو منسوخ کرتے ہوئے دعوی مدعی ڈسمس کیا۔ اس تجویز کی ناراضی سے ہمارے روبرو دادرسی پیش ہو کر بحث وکلائے فریقین سماعت ہوئی

اس مقدمہ میں امر تجویز طلب یہ ہے کہ آراضی متنازعہ قبرستان ہے یا اس سے علیحدہ۔

عدالت ہائے ماتحت کی تجاویز کا زیادہ تر انحصار نقشہ پوسپیلٹی اور شہادت نقشہ نویس پر ہے عدالت ابتدائی نے نقشہ نویس کے بیان سے متاثر ہو کر دعوے مدعی ڈگری کیا۔ عدالت اپیل اول نے بغیر کسی تنقید و تبصرہ کے عدالت ابتدائی کی تجویز بحال رکھی۔ عدالت اپیل دوئم نے نقشہ نویس کو طلب کرکے اس کا بیان قلمبند کیا۔ اور نقشہ کو اس کے بیان سے جانچا جو عدالت ابتدائی سے مختلف ثابت ہوا۔ علاوہ ازیں فاضل جج جسٹس اثبات اللہ خاں صاحب نے خود موقع کا معائنہ بھی کیا۔ بہ بنائے معائنہ موقع و شہادت نقشہ نویس عدالت اپیل دوئم نے آراضی متنازعہ کو قبرستان تجویز نہیں کیا۔ اور اس بابت جو نتائج روئیداد مسل سے اخذ کئے، اُن سے ہم کو اتفاق ہے۔ جن کے اعادہ کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ علاوہ ازیں ہم یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ نقشہ نویس پوسپیلٹی کا وہ بیان جو عدالت اپیل دوئم میں نقشہ کے متعلق ہوا ہے یہی بیان اگر عدالت ابتدائی میں ہوتا تو عدالت ابتدائی بھی اسی نتیجہ پر پہنچتی جس پر عدالت اپیل دوئم پہنچی۔

حکم ہوا کہ

دادرسی ہذا نامنظور ہو۔ تجویز عدالت اپیل دوئم بحال رہے خرچہ اجلاس ہذا و عدالت ہائے ماتحت غالب بذمہ مغلوب عائد ہو۔

دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم

تجویز

سنہ ۱۹۳۹ء
مورخہ ۲۹ جنوری

ٹھاکر داس مدعی۔ مع بابو رادھے شیام وکیل

بنام

ہوری لال فریق ثانی۔ مع بابو پوشاکی لال وکیل

دادرسی

بناراضی تجویز بنچ اپیل کورٹ دعوی لگان

تعدادی مالیت

اس دادرسی کے واقعات یہ ہیں کہ ٹھاکر داس زمیندار نے اپنے کاشتکار ہوری لال پر ایک دعوی بقایا لگان مبلغ مالیت کا عدالت اسسٹنٹ کلکٹری ملک میں دائر کیا۔ مدعا علیہ نے دعوے سے انکار کرتے ہوئے ایک قانونی عذر پیش کیا کہ مدعی نے آراضی سیر و خود کاشت دو جوتوں کی نالش لگان یکجائی کی ہے جو قانوناً ناجائز ہے۔ ہر جوت کی نالش علیحدہ ہونا چاہئے۔ تحصیلدار ملک نے اس عذر کے متعلق یہ طے کیا کہ مدعی یکجائی نالش دو جوتوں سیر و خود کاشت کی بقایا لگان کی قانوناً نہیں کرسکتا۔ اس بنا پر دعوی مدعی آمدہ بعذر

کو خارج کر دیا۔ برطبق اپیل عدالت اپیل نے ڈگری کرتے ہوئے تجویز عدالت ماتحت منسوخ کی اور مقدمہ برائے سماعت جدید واپس کیا گیا۔ اور حکم دیا کہ عدالت ماتحت مدعی کو موقع ترمیم عرضی دعوی کا دے۔ اس حکم کے خلاف بنچ ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہوا۔ وہاں عدالت ابتدائی نے بعد ترمیم عرضی دعوی مدعا علیہ کے غیر مجیب اور عدم حاضری کی وجہ سے ۵ اپریل ۱۹۳۸ء کو یکطرفہ ڈگری بحق مدعی صادر کر دی۔ عدالت اپیل دوم نے تجاویز عدالت ماتحت منسوخ کرتے ہوئے تجویز کیا کہ حسب منشا آرڈر ۷ رول (۱۱) حرف (د) اس قسم کا عرضی دعوے جس میں بقایا لگان آراضی سیر و خود کاشت دو مختلف جوتوں کا سوال ہو لائق نامنظوری ہیں۔ نہ وہ حسب تجویز عدالت ملک خارج اور نہ حسب تجویز عدالت اپیل اول اجازت ترمیم دیئے جانے کے قابل تھا چونکہ مدعی کا عرضی دعوی قانوناً ممنوع السماعت اور لائق نامنظوری ہے۔ لہذا جو کارروائی عدالت ابتدائی نے اپیل دوم دائر ہونے سے قبل کی وہ کالعدم سمجھی جائیگی

بنا براں تجویز عدالت اپیل دوم

دادرسی پیش ہوئی ہے۔ بحث وکلائے فریقین سماعت ہوئی۔ اس مقدمہ میں جہاں تک واقعات کا تعلق ہے ہم کو عدالت اپیل دوم کی تجویز سے اتفاق ہے۔ لیکن یہ امر کہ دو مختلف جوتوں کا دعوی یکجا نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر دعوی یکجائی ہو تو وہ کلیتہً قابل اخراج ہے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ جس میں ہم اپیل دوم کی تجویز سے متفق نہیں ہیں۔ عدالت بنچ دوم نے کل دعوے کو تحت آرڈر ۷ رول (۱۱) ضابطہ دیوانی قابل نامنظوری قرار دیا ہے ہم کو اس رائے سے اتفاق نہیں ہے۔ آرڈر ۷ رول ۱۱ - حرف (د) کا تعلق اس قسم کے دعووں سے نہیں ہے بلکہ ان دعاوی سے ہے کہ جو بالصراحت قانوناً ممنوع السماعت ہیں۔ دو جوتوں کا یکجائی دعوے قانوناً ممنوع السماعت نہیں ہے بلکہ مقدمات لگان کے نظائر میں یہ طے کیا گیا ہے کہ مختلف کھاتوں کے دعوے یکجائی نہ ہوں۔ اور بغرض سہولت علیحدہ علیحدہ دعوے کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ حالانکہ آرڈر ۲ - قاعدہ (۳) ضابطہ دیوانی میں مدعی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایک دعوے میں چند بنائے دعوی شامل کر سکتا ہے۔ حسب آرڈر (۲) قاعدہ (۶) ضابطہ دیوانی عدالت کو اگر ایسے دعوے کی سماعت میں کوئی دشواری ہو جس میں چند بنائے دعوے ہوں تو بنظر سہولت یہ حکم دے سکتی ہے کہ ہر بنائے دعوے کی جداگانہ نالش کی جائے۔ لہذا عدالت اپیل اول کا ترمیم عرضی دعوی کی اجازت دے کر مقدمہ کو از سر نو سماعت کے لئے واپس کرنا صحیح تھا۔ اور اس ترمیم کے بعد جو ڈگری عدالت ابتدائی سے صادر ہوئی وہ لائق برقراری ہے۔

ہم کو نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ عدالت اپیل دوم نے اس مقدمہ میں قانونی مسائل طے کرنے میں فاش غلطی کی ہے۔ عدالت ابتدائی کی اس کارروائی کو جو ترمیم عرضی دعوے کے بعد ہوئی ایسی حالت میں کالعدم قرار دینا کہ اس کا اپیل ہی نہ تھا نہایت بے محل تھا۔

حکم ہوا کہ
بمنظوری دادرسی ہذا تجویز عدالت اپیل دوئم منسوخ ہو
تجویز عدالت اپیل اول بحال رہے۔ جو کارروائی
عدالت ابتدائی نے بعد ترمیم جو منیگذی کی وہ برقرار رہیگی۔ خرچہ
اجلاس ہذا و عدالت ہائے ماتحت غالب بذمہ مغلوب عائد ہو۔
دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و حکم

تجویز — مورخہ ۲۹ر جنوری سنہ ۱۹۳۹ء

کنور بہادر ٹھیکہ دار نمبردار محال ہیت رام مدعی سائل
معہ بابو سیتارام وکیل۔
بنام
بدرو وغیرہ مدعا علیہا۔ فریق ثانیان۔
معہ بابو رادھے شیام وکیل۔

دادرسی

بناراضی تجویز عدالت العالیہ بنچ ہائیکورٹ
نسبت دلا پانے مبلغ ماللعہ اصل و سود
بابت مالگزاری و خرچ دیہ وغیرہ

مختصراً واقعات مقدمہ جو اس دادرسی کے لئے ضروری
ہیں یہ ہیں کہ فریق ثانیان مالگذ محال ہیت رام میں
نصف حصہ کے مالک ہیں۔ بقیہ نصف کا مالک چنڈی دت ہے
چنڈی دت نے اپنے حصہ محال کا ٹھیکہ کنور بہادر سائل
کو دیا ہے۔ اور کنور بہادر مذکور بقائم مقامی چنڈی دت
نمبردار محال ہے۔ اور وہی مالگزاری سرکاری کا
ذمہ دار نیز محصل لگان ہے۔ کنور بہادر سائل نے عدالت
ابتدائی (تحصیل ملک) میں ایک نالش تعدادی ماللعہ
خلاف فریق ثانیان اس بیان سے دائر کی کہ کل
آمدنی محال میں سے مالگزاری ادا اخراجات دیہی

صرف کرنے کے بعد سنین ۱۳۴۳ و ۱۳۴۴ فصلی میں ماللعہ/۹/۳
کا نقصان ہوا۔ اور فریق ثانیان ذمہ دار ادائگی
ماللعہ/۲/۳ درقم سود لغایت چلہ ماللعہ/۱/۳ کے ہیں۔
فریق ثانیان نے جواب دہی کی کہ نکاسی بجائے
للعہ/۳/۲ کے للعہ/۲/۳ ہے۔ اور خرچ
درقم مالگزاری بجائے للعہ/۶/۱۰ کے مبلغ
للعہ/۹/۳ ہے اس لحاظ سے بجائے نقصان
کے سائل کو منافع ماللعہ/۹/۳ ہوتا ہے۔ عدالت ابتدائی
نے بعد تحقیقات دعویٰ مدعی سائل ڈگری کیا۔ عدالت
اپیل اول نے بعض مصارف کو کم کر کے تجویز عدالت
ابتدائی کو بجز تعلق تین پائی قائم رکھا۔ بقیہ تجویز
منسوخ کی۔ اپیل اول کی تجویز و ڈگری کی ناراضی سے
مدعی سائل نے اپیل اور مدعا علیہا فریق ثانیان نے
کراس آبجکشن بنچ ہائی کورٹ میں دائر کیا۔ بنچ ہائیکورٹ
نے تجویز عدالت اپیل اول سے اتفاق کرتے ہوئے
اپیل اور کراس آبجکشن دونوں کو نامنظور کیا۔ اور
تجویز عدالت اپیل اول بحال رکھی۔ بناراضی تجویز
بنچ ہائی کورٹ دادرسی پیش ہو کر بحث وکلاء
فریقین سماعت ہوئی۔

اس دادرسی میں اہم سوال میعاد کا ہے۔
تجویز عدالت ابتدائی ۳۰ر نومبر سنہ ۱۹۳۶ء کو صادر ہوئی
مدت اپیل ۳۰ر دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء کو ختم ہوتی تھی۔ سائل نے
درخواست حصول نقل ۲۸ر دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء کو پیش کی
تاریخ تیاری نقل ۷ر جنوری سنہ ۱۹۳۷ء۔ اور تاریخ دہی
نقل ۱۵ر جنوری سنہ ۱۹۳۷ء نقل کی پشت پر درج ہے۔
وکیل سائل کی یہ بحث ہے کہ میعاد ۱۶ر جنوری سنہ ۱۹۳۷ء

تاریخ تیاری نقل سے شمار کی جائے۔ کیونکہ قانوناً صرف وہ ایام قابل مجرائی ہیں جو حصول نقل میں ضروری ہوں تاریخ تیاری نقل سے تاریخ حوالگی تک جو ایام گزرے ہیں وہ قابل مجرائی نہیں ہیں۔ ہم کو وکیل سائل کی اس بحث سے اتفاق نہیں ہے۔ حسب قواعد نقل تحت دفعہ (۲۵) مجریہ ۲۹؍ دسمبر ۱۹۳۲ء محکمۂ نقل کے لئے ضروری تھا کہ تیاری نقل کا نوٹس جاری کرتی۔ اور تاریخ نوٹس کا اندراج نقل پر کیا جاتا۔ ایسا نہیں ہوا۔ یہ غلطی نقل نویس کی ہے۔ محکمہ کی کسی غلطی سے فریق کو نقصان نہیں پہونچایا جا سکتا ایسی صورت میں کہ نوٹس جاری نہیں ہوا۔ تاریخ حوالگی ہی سے میعاد اپیل شمار کی جائے گی۔

ہمارے نزدیک اپیل اندرون میعاد دائر ہوا اور ہم کو عدالت اپیل اوّل اور اپیل دوئم کی تجاویز سے اتفاق ہے۔ واقعاتی امور میں عدالت ہائے اپیل اوّل و دوئم کی تجاویز متفقہ ہیں۔ اور اُن میں مداخلت کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ تیاری نقول میں قواعد مجریہ کی پابندی کے متعلق تاریخ امروزہ میں علیحدہ روبکار جاری کیا جائے۔ لہٰذا

حکم ہوا کہ

دادرسی خواہ نا منظور ہو۔ تجویز عدالت اپیل دوئم بحال رہے۔ خرچہ اجلاس ہٰذا و عدالتہائے ماتحت غالب بذمہ مغلوب عائد ہو۔

دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پرنور [illegible]